زری پالیسی بیان

14 جولائی 2018ء

پاکستان نے مالی سال 18ء میں 13 سال کی بلند ترین نمو 5.8 فیصد حاصل کرلی ہے اور اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) 6.0 فیصد کے ہدف سے کافی نیچے ہے۔ تاہم آگے چل کر پاکستانی معیشت کو درپیش چیلنجوں میں شدت آئی ہے۔ اول، مالی سال 18ء میں مالیاتی خسارے کا عبوری تخمینہ 6.8 فیصد لگایا گیا ہے جس کا تخمینہ مئی 2018ء میں 5.5 فیصد تھا۔ جولائی تا مئی مالی سال 18ء میں جاری کھاتے کا خسارہ بھی بڑھ کر 16.0 ارب ڈالر تک پہنچ چکا ہے جو کہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 11.1 ارب ڈالر تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ مجموعی طلب اس سے زیادہ ہے جتنا پہلے سوچا گیا تھا۔ دوم، جون (سال بسال) میں مہنگائی 5.2 فیصد تھی اور توقع ہے کہ مالی سال 19ء کے لیے اوسط عمومی مہنگائی 6.0 فیصد کے سالانہ ہدف سے تجاوز کر سکتی ہے۔ قوزی مہنگائی کے اعداد و شمار اور ان کی ایک سال آگے کی پیش گوئیاں تقریباً 7 فیصد ہیں جن سے طلب کے دباؤ کی عکاسی بھی ہوتی ہے۔ سوم، بیرونی محاذ پر اگرچہ برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہیں لیکن زر مبادلہ کے ذخائر پر درآمدات کے حجم کا دباؤ بدستور موجود ہے۔

حقیقی معاشی سرگرمیوں نے ایک بار پھر مالی سال 17ء جیسی مضبوط کارکردگی دکھائی۔ تاہم مالی سال 18ء کے اواخر میں کچھ دشواریوں نے حقیقی شعبے کی اس بلند نمو کی راہ پر سفر جاری رکھنے کی استعداد کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر دیے۔ شعبہ زراعت میں اہم ترین مسئلہ پانی کی قلت ہے جو امکانی طور پر مالی سال 19ء میں زراعت کی پیداوار کو ہدف سے نیچے رکھے گی۔ اشیا سازی کے شعبے (LSM) میں بھی بلند اساسی اثر (base-effect)، جاری زری سختی اور بعض شعبہ جاتی مسائل کی بنا پر ملی جلی تصویر سامنے آتی ہے، جبکہ تعمیرات سے منسلک صنعتیں امکان ہے کہ توقع کے مطابق کارکردگی برقرار رکھیں گی۔ ان حالات اور خدمات کے شعبے پر ان کے اثرات کا جائزہ لینے کے بعد اسٹیٹ بینک نے مالی سال 19ء کے لیے جی ڈی پی کی نمو تقریباً 5.5 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا ہے جبکہ سالانہ ہدف 6.2 فیصد ہے۔

جہاں تک صارف اشاریہ قیمت کا تعلق ہے، مالی سال 18ء کے لیے اوسط عمومی مہنگائی 3.9 فیصد ہے۔ تاہم یہ صورتِ حال تیزی سے بدل رہی ہے جیسا کہ بڑھتی ہوئی (سال بسال) عمومی اور قوزی مہنگائی سے ظاہر ہے جو کہ جون 2018ء میں بالترتیب 5.2 فیصد اور 7.1 فیصد تھی۔ ان حالیہ تخمینوں کی بنیاد پر مالی سال 19ء میں اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے لیے اسٹیٹ بینک کی ماڈل پر مبنی حد 6 تا 7 فیصد ہے۔ یہ جانچ ان عوامل پر مبنی ہے: (i) بلند مالیاتی خسارہ (ii) غذائی مہنگائی کا اپنے معمول کے رویے کی طرف پلٹ جانا؛ (iii) تیل کی عالمی قیمتوں کا ناموافق رجحان؛ (iv) روپے کی قدر میں کمی کی تاخیر سے منتقلی؛ (v) جولائی 2018ء کے آئی بی اے ایس بی پی اعتمادِ صارف سروے کے جولائی 2018ء کے ایڈیشن سے سامنے آنے والی بلند مہنگائی کی توقعات کے سروے پر مبنی پیمائش۔

مالی سال 18ء میں زری توسیع بجٹ میں اعانت کے لیے حکومتی قرض گیری اور نجی شعبے کو قرضوں میں صحت مند نمو کی بدولت ہوئی ہے۔ معین سرمایہ کاری میں کچھ کمی اور شکر اور کھاد کے شعبوں کے مخصوص مسائل کے باوجود مالی سال 18ء میں نجی شعبے کے قرضوں میں 768 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو 14.8 فیصد نمو کے مساوی ہے۔ توقع ہے کہ مالی سال 19ء میں نجی شعبے کے قرضے تقریباً اتنی ہی مقدار میں لگ بھگ 13.0 فیصد کی شرح سے بڑھیں گے جسے مؤخر معین سرمایہ کاری کے پیداواری عمل پر اثر اور بڑھتی ہوئی برآمدات کی وجہ سے جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافے سے مدد ملے گی۔ زرِوسیع کی رسد پر خالص ملکی اثاثوں کے توسیعی اثرات بینکاری شعبے کے بیرونی اثاثوں میں خالص کمی کے باعث جزوی طور پر بے اثر ہوگئے ہیں۔ بینکاری شعبے کے خالص بیرونی اثاثوں میں 793 ارب روپے کی خالص کمی دیکھی گئی، یعنی مالی سال 18ء میں زرِوسیع کی نمو میں 5.4 فیصدی درجے کا منفی اثر پڑا۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 18ء کے دوران زرِوسیع کی رسد میں 10.6 فیصد کا

خالص اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 17ء میں یہ 13.7 فیصد تھا۔ آگے چل کر خالص بیرونی اثاثوں کی اپنے متوازی خالص ملکی اثاثوں سے مخالف سمت، مالی سال 19ء میں زر وسیع کی نمو کو کم رکھ سکتی ہے۔

مالی سال 18ء کے پہلے گیارہ مہینوں کے دوران بیرونی جاری کھاتے کا خسارہ بگڑ کر 16.0 ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے، جو کہ گذشتہ برس کی اسی مدت کا 1.4 گنا بنتا ہے۔ برآمدات میں مضبوط بحالی (جولائی تا مئی مالی سال 18ء میں 13.2 فیصد کی سال بسال نمو) اور کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں اضافے (جولائی تا مئی مالی سال 18ء میں 3.0 فیصد) کے سازگار اثر کو بڑھتی ہوئی درآمدات نے مکمل طور پر زائل کر دیا۔ خصوصاً، بلند معاشی سرگرمی کے لیے پیداواری درآمدات (دھات، ٹرانسپورٹ، مشینری اور پیٹرولیم) کی مضبوط طلب اور تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں تیزی سے اضافے نے جاری کھاتے کے خسارے کو اس سطح تک پہنچا دیا ہے جو قلیل مدت کے بعد پائیدار نہیں ہوگی۔ اتنی ہی رقوم نہ آنے کی بنا پر جاری کھاتے کے بلند خسارے کے ایک قابل ذکر حصے کو ملک کے اپنے وسائل سے پورا کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ کے سیال ذخائر 6 جولائی 2018ء تک 6.7 ارب ڈالر کمی کے بعد 9.5 ارب ڈالر پر آ گئے۔ ان حالات سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کے بیرونی کھاتوں کا قلیل مدتی انتظام کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔

تفصیلی غور وخوض کے بعد زری پالیسی کمیٹی نے واضح کیا کہ ان عوامل نے معاشی چیلنجوں کو بڑھانے میں کردار ادا کر رہے ہیں: (i) مالی سال 18ء کی دوسری ششماہی میں مضبوط مالیاتی توسیع کا ضارب اثر (multiplier-effect)، امکان ہے کہ حالیہ مہینوں میں ملکی طلب پر زری سختی کے تخفیفی اثرات کو زائل کر دے گا۔ (ii) تیل کی بلند قیمتیں بدستور درآمدی بل میں اضافے کا باعث بن رہی ہیں (iii) مہنگائی میں اضافے کی پیش گوئیاں اور موجودہ گرتی ہوئی حقیقی شرح سود اور (iv) پاکستانی روپے اور امریکی شرح سود کے فرق میں قابل ذکر کمی۔

مجموعی طلب کو قابو میں کرنے اور قلیل مدتی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے کمیٹی نے 16 جولائی 2018ء سے پالیسی ریٹ کو 100 بی پی ایس بڑھا کر 7.50 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

****